

## 38287-رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھ کر دن میں جماع کرنے کا حلہ کرنا

سوال

میں چھٹیوں میں ایک ہفتہ کے لیے اپنے ملک گیا اور جانے سے قبل میں نے اسے منع کیا کہ میرے آنے والے دن روزہ نہ رکھے، کیونکہ صبر کم ہونے کی بنا پر میں گھر جاتے ہی جماع کرنا چاہتا تھا، یوں نے میری بات تسلیم کی اور روزہ نہ رکھا اسی روزہ ہم نے جماع کیا جبکہ ہم روزہ کی حالت میں نہ تھے کیا ہم گھنگار تو نہیں ہوتے؟

پسندیدہ جواب

اگر تو آپ دونوں نے ایسا کام رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مینہ میں کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نفلی روزہ مکمل کرنا لازم نہیں، اگرچہ مسلمان شخص روزہ رکھ بھی چکا ہو، صحیح یہی ہے کہ وہ روزہ توڑ سختا ہے.

لیکن اگر یہ کام رمضان المبارک میں ہوا ہو تو یہ بہت عظیم گناہ ہے کیونکہ انسان فرضی روزہ بغیر کسی شرعی اور معتبر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنے کی کیسے جرات کر سکتا ہے، بلکہ اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کے ارتکاب کی جرات کرے؟

اس بنا پر جو کچھ بھی رمضان میں ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اول:

اگر تو آپ اذان فجر سے قبل گھر پہنچ گئے، تو اس دن کا روزہ رکھنا آپ کے لیے لازم ہے، کیونکہ اپنے ملک اور گھر پہنچنے سے آپ کا سفر ختم ہو چکا ہے، اس لیے اگر آپ یوں سے جماع کرنے کے لیے عمد اور جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے، اور نہ ہی آپ کی یوں روزہ رکھتی ہے تو آپ دونوں گھنگار میں اس لیے جماع کی حالت میں آپ دونوں پر قضاۓ اور کفارہ مغلظہ ادا کرنا لازم ہو گا.

دوم:

اگر آپ دن کے وقت سفر سے واپس آئیں تو اس میں صحیح یہی کہ اگر مسافر بغیر روزہ کے واپس گھر پہنچ جائے تو اس کے لیے باقی مانندہ دن بغیر کھانے کیے بسر کرنا لازم نہیں، کیونکہ روزہ کی قضاۓ اور کھانے پینے سے رکنا دونوں جمع نہیں ہوتیں، یہ قول امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت اور امام شافعی کا مسلک ہے.

ویکھیں: شرح الشیقح علی زادہ المسقون (282/4)۔

لیکن یوں کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دینے سے آپ گھنگار ہونگے، اور آپ کی اطاعت میں روزہ نہ رکھ کر یوں بھی گھنگار ہو گی، چاہے وہ آپ کی مجامعت کی بنا پر بھی روزہ نہ رکھے۔ اس صورت میں جماع کرنے پر اکیلی یوں کے ذمہ قضاۓ اور کفارہ مغلظہ ہو گا، اس کی تفصیل سوال نمبر (38023) اور (22938) اور (1672) کے جوابات میں بیان ہو چکی اس لیے آپ ان سوالوں کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

رمضان المبارک میں دن کے وقت ایک شخص نے یوں سے جماع کرنا چاہا تو کوئی چیز کھا کر روزہ توڑیا اور یوں سے جماع کیا تو کیا اس شخص پر کفارہ ہو گایا نہیں؟  
اور بغیر کسی عذر روزہ توڑنے والے پر کیا لازم آتا ہے؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

"سب تعریفات اللہ وحدہ کے لیے ہیں و بعد:

اس مسئلہ میں دو مشور قول ہیں:

پہلا قول: جمصور علماء مثلًا امام مالک، امام احمد، امام ابو حنیفہ وغیرہ کے ہاں کفارہ واجب ہے۔

دوسرा قول:

امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں کفارہ واجب نہیں۔

علماء کرام کے ہاں اس میں اختلاف ہے کہ کیا صحیح روزہ توڑنا شرط ہے (یعنی کفارہ مغلظہ واجب ہونے کے لیے کیا صحیح روزہ توڑنا شرط ہے)؟

امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ اس کی شرط لگاتے ہیں، چنانچہ اگر وہ کھاپی لے اور پھر جماع کرے، یا پھر اس نے رات روزہ رکھنے کی نیت نہ کی اور دن میں یوں سے جماع کریا، یا پھر جماع کر کے کفارہ ادا کریا اور پھر جماع کرے تو اس کے ذمہ کفارہ نہیں (یعنی امام شافعی کے ہاں) کیونکہ اس نے صحیح روزے کی حالت میں جماع نہیں کیا، اور امام احمد اپنے ظاہر مذہب اور دوسرے کہتے ہیں:

"بلکہ ان اور اس طرح کی دوسری صورتوں میں اس پر کفارہ ہے، کیونکہ رمضان المبارک میں اس کے لیے دن میں کھانے پینے سے رکنا لازم ہے، چنانچہ وہ فاسد روزے میں ہے، تو اس طرح وہ فاسد احرام کے مشابہ ہوا، جس طرح حاجی جج میں اپنا احرام فاسد کر دے تو پھر احرام کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا لازم ہے، اگر کسی بھی ممنوعہ چیز پر عمل کرے تو اس کے ذمہ وہی لازم آتا ہے جو صحیح احرام کی حالت میں واجب تھا۔

اور اسی طرح جس پر رمضان المبارک کے روزے فرض ہوں تو اس کے ذمہ کھانے پینے سے رکنا واجب ہے، کھانے پینے اور جماع یا نیت نہ کرنے کی بنا پر اس کا روزہ فاسد ہو گا، اور اس کے لیے روزہ کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب لازم ہے۔

اس لیے اگر اس نے ان اشیاء میں سے کوئی چیز تناول کی تو اس کے ذمہ وہی کچھ لازم آئیگا جو صحیح روزہ کی حالت میں تناول کرنے سے لازم آتا ہے، اور ان دونوں صورتوں میں قضاء واجب ہے۔

اس لیے کہ اس نے دونوں حالتوں میں ہی رمضان المبارک کی حرمت پامال کی ہے، بلکہ یہاں توحہ رکھنے کی بنا پر بخوبی کارہ ہے، اور دوم جماع کر کے حرمت پامال کی دو ڈبل گناہ ہوا، چنانچہ اس کے ذمہ یقینی کفارہ ہے۔

اور اس لیے بھی کہ اگر اس طرح کی حالت میں اس پر کفارہ واجب نہیں ہوتا تو ہر ایک کے لیے یہ کفارہ ادا نہ کرنے کا ذیعہ بنے گا، کیونکہ رمضان میں کوئی بھی جماع نہیں کر سکتا، جب تک کہ وہ کھاپی نہ لے، اور پھر وہ جماع کرے گا، بلکہ اس طرح تو یہ اس کے مقصد میں مدد و معاون بتاتا ہے، تو کھانے سے قبل اس پر کفارہ ہو گا۔

اور جب وہ اور اس کی بیوی کھانا کھا لے اور پھر جماع کرے تو اس پر کفارہ نہیں، یہ توبت ہی شنجع عمل ہے، شریعت میں اس طرح کا کوئی عمل وارد نہیں۔

دیکھیں: الفتاویٰ الکبریٰ (2/471)۔ مجموع الفتاویٰ (25/260) اور مجموع للنبوی (6/321).

واللہ اعلم۔